زری پالیسی بیان

9 مارچ2026ء

1۔ زری پالیسی کمیٹی نے آج اپنے اجلاس میں پالیسی ریٹ کو 10.5 فیصد پر برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا۔ اگرچہ موصولہ اعداد و شمار جنوری میں منعقدہ اجلاس کے بعد فراہم کیے گئے کلّی معاشی تخمینوں سے کافی حد تک مطابقت رکھتے تھے تاہم کمیٹی نے مشاہدہ کیا کہ مشرق وسطیٰ میں جنگ کے آغاز کے بعد کُلی معاشی صورت حال کافی غیر یقینی ہوگئی ہے۔

2۔ زری پالیسی کمیٹی نے نوٹ کیا کہ مشرق وسطیٰ کے تنازعے نے ایندھن کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ کیا ہے، ساتھ ہی باربرداری اور بیمے کے اخراجات بھی بڑھ گئے ہیں، جبکہ اس کی وجہ سے سرحد پار تجارت اور سفری سرگرمیاں بھی متاثر ہو رہی ہیں۔ ان واقعات کی بدلتی نوعیت کے پیشِ نظر، کمیٹی نے مشاہدہ کیا کہ تنازعے کی شدت اور دورانیہ دونوں ہی ملکی معیشت پر پڑنے والے اثرات کے اہم عوامل ہوں گے۔ اس حوالے سے، کمیٹی نے دھچکوں کے خلاف معیشت کی مزاحمت بڑھانے میں محتاط زری و مالیاتی پالیسیوں کے اہم کردار کو تسلیم کیا۔ زری پالیسی کمیٹی نے نوٹ کیا کہ معیشت کے بنیادی اجزا، خاص طور پر مہنگائی اور ملک کے زرِ مبادلہ کے ذخائر و مالیاتی بفرز، 2022ء کے اوائل میں روس۔یوکرین جنگ کے آغاز کے مقابلے میں بہتر ہیں۔ بدلتی ہوئی جغرافیائی وسیاسی صورت حال کے حوالے سے کمیٹی کے ابتدائی تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 26ء کے لیے اہم معاشی متغیرات کا منظر نامہ پہلے لگائے گئے تخمینے کی حد کے اندر رہے۔ تاہم، کلّی معاشی منظر نامے کے لیے خطرات میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔

3۔ موجودہ جغرافیائی وسیاسی واقعات کے علاوہ، زری پالیسی کمیٹی نے اپنے آخری اجلاس کے بعد سے درج ذیل اہم واقعات کو نوٹ کیا۔ پہلا، جنوری 2026ء میں مہنگائی بڑھ کر 5.8 فیصد اور فروری میں مزید بڑھ کر 7 فیصد تک پہنچ گئی۔ دوسرا، کرنٹ اکاؤنٹ نے جنوری 2026ء میں سرپلس ریکارڈ کیا، جس کے نتیجے میں، سرکاری رقوم کی پست آمد کے باوجود، اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی جانب سے بینکوں سے زرمبادلہ کی خریداری کا سلسلہ جاری رہا اور 27 فروری تک زرمبادلہ کے ذخائر بڑھ کر 16.3 ارب ڈالر ہوگئے۔ تیسرا، بڑے پیمانے کی اشیاسازی (LSM) کے شعبے میں دسمبر 2025ء میں سال بہ سال 0.4 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ جولائی تا دسمبر مالی سال 26ء میں مجموعی اضافہ 4.8 فیصد تک پہنچ گیا۔ چوتھا، مہنگائی کے حوالے سے صارفین کی توقعات اور اعتماد میں بہتری آئی، جبکہ کاروباری اداروں کی توقعات فروری میں عمومی طور پر مستحکم رہیں۔ پانچواں، ایف بی آر کی ٹیکس وصولی جنوری اور فروری دونوں میں ہدف سے کم رہی، جس سے جولائی تا فروری مالی سال 26ء کے دوران مجموعی خسارہ مزید بڑھ گیا۔ اور آخری، امریکی انتظامیہ نے یکساں عالمی محصولات عائد کرنے کا اعلان کیا، جس کے عالمی تجارت پر نمایاں مضمرات ہوسکتے ہیں۔

4۔ کمیٹی نے مشرق وسطیٰ میں جنگ کے پس منظر میں اجناس کی عالمی قیمتوں اور رسدی زنجیر (supply-chain) میں تعطل کے منظر نامے کو مدنظر رکھتے ہوئے شدید غیر یقینی صورتِ حال کو بھی نوٹ کیا۔ اسی سیاق وسباق میں زری پالیسی کمیٹی نے آج کے فیصلے کو مناسب قرار دیا، اور مستقل کوششوں سے ملنے والے قیمتوں کے استحکام کو یقینی بنانے کے عزم کا اعادہ کیا۔ کمیٹی نے پائیدار اقتصادی نمو کے لیے ساختی اصلاحات کو تیز کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔

حقیقی شعبہ

5۔ جولائی تا جنوری مالی سال 26ء کے دوران معاشی سرگرمیاں مضبوط ہوتی رہیں، اور بلند تعدّد اظہاریوں(high-frequency indicators)- جیسے گاڑیوں کی فروخت، سیمنٹ کی ملکی ترسیل، بجلی کی پیداوار، پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت (ماسوائے فرنس آئل)- میں بلند نمو درج کی گئی۔ حالیہ پالیسی اور ضوابطی اقدامات- جن میں مطلوبہ نقدِ محفوظ کی شرائط، اور بینکوں کی جانب سے برآمد کنندگان کے قرضوں پر مارک اَپ شرحوں میں کمی، اور صنعتی شعبے کے لیے توانائی کے نرخوں میں کمی شامل ہے-نے بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے امکانات کو تقویت دی۔ زرعی شعبے میں، گندم کی بوائی کا ہدف بڑی حد تک حاصل ہو چکا ہے، اور درکار حالات بدستور موافق ہیں۔ اجناس پیدا کرنے والے شعبوں کے مثبت اثرات کے باعث یہ توقع ہے کہ اس سے خدمات کے شعبے کی تھوک اور خردہ تجارت اور ٹرانسپورٹ کے شعبے کو مدد ملے گی۔ ان پیش رفتوں کی بنیاد پر، زری پالیسی کمیٹی یہ توقع کرتی ہے کہ مالی سال 26ء میں حقیقی جی ڈی پی نمو 3.75 تا 4.75 فیصد کی پہلے سے مقرر کردہ حد میں رہے گی۔ تاہم، یہ منظرنامہ بالخصوص ابھرتی ہوئی جغرافیائی وسیاسی پیش رفتوں سے جنم لینے والے خطرات پر منحصر ہے۔

بیرونی شعبہ

6۔ جنوری 2026ء کے دوران جاری کھاتے میں 121 ملین ڈالر کا سرپلس رہا، جس سے جولائی تا جنوری مالی سال 26ء میں خسارے کو 1.1 ارب ڈالر تک محدود رکھنے میں مدد ملی۔ جنوری میں درآمدات کم ہو گئیں، جبکہ برآمدات اور کارکنوں کی ترسیلات زر بڑی حد تک دسمبر کی سطح پر مستحکم رہیں۔ تجارتی خسارے کے خاصے حصے کو مسلسل کارکنوں کی ترسیلات زر کے ذریعے فنانس کیا گیا۔ مالی کھاتے میں جنوری کے دوران خالص سرکاری بیرونی رقوم کا اخراج ہوا، جبکہ بیرونی سرمایہ کاری میں معمولی اضافہ ہوا۔ اسٹیٹ بینک کی زرمبادلہ کی مسلسل خریداریوں سے زرمبادلہ کے ذخائر کو بڑھانے میں اعانت ملی۔ آگے چل کر، مشرقِ وسطیٰ میں جاری کشیدگی کے باعث بیرونی ماحول پہلے سے زیادہ دشوار ہونے کا امکان ہے۔ تاہم، جاری کھاتے کے خسارے کے مالی سال 26ء میں جی ڈی پی کے 0 تا 1 فیصد کی پچھلی تخمینہ شدہ حد میں رہنے کا امکان ہے۔ اس پس منظر میں، کمیٹی نے زور دیا کہ منصوبہ بندی کے مطابق سرکاری رقوم کی بروقت موصولی سے اسٹیٹ بینک کو آخر جون 2026ء تک اپنے زرمبادلہ کے ذخائر بڑھا کر ہدف کے مطابق 18 ارب ڈالر تک لے جانے میں مدد ملے گی۔

مالیاتی شعبہ

7۔ مالیاتی سرگرمیوں کے ڈیٹا سے یکجائی کے تسلسل کی نشاندہی ہوتی ہے، جس میں مجموعی توازن سرپلس رہا اور پرائمری سرپلس کم سودی ادائیگیوں کے باعث اخراجات کم ہونے کی وجہ سے گذشتہ برس کی سطح کے قریب رہا۔ تاہم، ٹیکسوں کی وصولی معتدل رہی، اور جولائی تا فروری مالی سال 26ء کے دوران اس میں 10.6 فیصد اضافہ ہوا، جو سالانہ ہدف کو حاصل کرنے کی مطلوبہ رفتار سے کافی کم ہے۔ اس تناظر میں کمیٹی نے بنیاد کو وسیع کرنے کے اقدامات اور ساختی اصلاحات کے ذریعے مالیاتی یکجائی کو جاری رکھنے کی اہمیت اجاگر کی، تاکہ مجموعی معاشی استحکام اور پائیدار معاشی نمو کو یقینی بنایا جاسکے۔

زر اور قرضہ

8۔ زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد، 20 فروری تک زرِ وسیع (ایم ٹو) کی نمو کم ہو کر 16.0 فیصد رہ گئی جس کی وجہ بینکاری نظام سے خالص میزانیہ قرض گیری میں تیزی سے کمی تھی، جبکہ ایم ٹو کی نمو میں خالص بیرونی اثاثوں کا حصہ بڑھ گیا۔ کمیٹی نے غور کیا کہ پست میزانیہ قرض گیری کے ساتھ سی آر آر میں حالیہ کمی کے ذریعے پیدا ہونے والی سیالیت نے نجی شعبے کو زیادہ قرضے فراہم کرنے کی گنجائش پیدا کی ہے۔ جس کے نتیجے میں 20 فروری تک نجی شعبے کے قرضے میں 790 ارب روپے کا اضافہ ہو گیا، جو جاری سرمائے اور معین سرمایہ کاری دونوں میں اضافے کی عکاسی کرتا ہے۔ قرضوں میں اضافہ خاص طور پر ٹیکسٹائل، تھوک و خردہ تجارت اور کیمیکلز کے شعبوں میں دیکھا گیا،

جبکہ صارفی مالکاری بھی بدستور بڑھتی رہی۔ زیرِ گردش کرنسی میں اضافہ ہوا جبکہ ڈپازٹس میں کمی ریکارڈ کی گئی، جس کے نتیجے میں کرنسی اور ڈپازٹ کا تناسب بڑھ گیا اور زرِ محفوظ کی نمو میں بھی اضافہ ہو گیا۔

مہنگائی

9۔ توقع کے مطابق فروری میں عمومی مہنگائی بڑھ کر 7.0 فیصد سال بسال ہو گئی۔ اس کی بڑی وجہ خوراک اور توانائی کی قیمتوں میں پست اساسی اثر کے خاتمے کے ساتھ ساتھ گھریلو صارفین کے بجلی کے بلوں میں معین چارجز کی درستگی تھی۔ اسی دوران قوزی مہنگائی بھی بڑھ کر تقریباً 7.6 فیصد ہو گئی۔ زری پالیسی کمیٹی نے جائزہ لیا کہ خوراک کی قیمتوں میں حالیہ سازگار رجحان سے توانائی کی ملکی قیمتوں میں متوقع اضافے کے اثرات کا جزوی ازالہ ہو سکتا ہے، کیونکہ کلیدی اشیا کی فراہمی بہتر ہوئی ہے اور زرعی پیداوار کے امکانات بھی بہتر ہیں۔ کمیٹی نے یہ بھی مشاہدہ کیا کہ مہنگائی کی توقعات کے استحکام اور مہنگائی کے مستحکم ماحول سے توقع ہے کہ ایندھن کی مقامی قیمتوں میں اضافے کے دورِ ثانی کے اثرات کسی حد تک محدود رہیں گے۔ تاہم کمیٹی نے نشاندہی کی کہ یہ اندازہ نمایاں خطرات، بالخصوص بدلتی ہوئی جغرافیائی و سیاسی صورتِ حال سے پیدا ہونے والے خطرات، کے ساتھ ساتھ خوراک کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ اور توانائی کے سرکاری نرخوں میں تبدیلی سے مشروط ہے۔ خلاصہ یہ کہ ان تبدیلیوں اور خطرات کے پیشِ نظر کمیٹی نے تخمینہ لگایا کہ مالی سال 26ء کے بقیہ مہینوں اور مالی سال 27ء کے ابتدائی چند مہینوں میں مہنگائی 7 فیصد سے زائد رہنے کا امکان ہے۔

****